Lesson 8: Ale Imraan (Ayaat 92 - 101): Day 148 سُوۡرَۃُ آلِ عِمۡرَان کی تفسیر

اَب آگے اہلِ کتاب کا تذکرہ ہے۔ مسلمانوں کو رغبت دِلائی گئی ہے کہ تم اپنی زندگی کو اللہ کی رضا کے مطابق گُزارو۔ اگلی دو آیات میں اللہ اہلِ کتاب کو مخاطب کرینگے۔ آیت 100 میں مسلمانوں سے بات کی گئی ہے۔

قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ لِمَ تَکۡفُرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ٭ۖ وَ اللّٰہُ شَہِیۡدٌ عَلٰی مَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۸﴾ قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ تَبۡغُوۡنَہَا عِوَجًا وَّ اَنۡتُمۡ شُہَدَآءُ ؕ وَ مَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۹﴾

کہو کہ اہلِ کتاب! تم خدا کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو اور خدا تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے ﴿۹۸﴾ کہو کہ اہلِ کتاب تم مومنوں کو خدا کے رستے سے کیوں روکتے ہو اور باوجود یہ کہ تم اس سے واقف ہو اس میں کجی نکالتے ہو اور خدا تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ﴿۹۹﴾

لفظ ع و ج سے ہے۔ معنی ٹیڑھاپن۔ اگر اِسے عَوَج پڑھیں تو وہ ٹیڑھاپن جو آنکھوں کو نظر آئے۔ اگر یہ عِوَج ہو تو وہ کجی یا ٹیڑھاپن جو آنکھوں سے نظر نہ آئے۔ یعنی عقل میں فتور ہو۔ دِل ٹیڑھے ہوں۔ یہاں اس سے اہلِ کتاب کی سازش کی بات کی گئی ہے۔ یعنی تم اسلام کے بارے میں منفی باتیں کرتے ہو اور مسلمانوں کو دین سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ یہ آیت یہود کے علماء کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ اپنی کتاب عام لوگوں کو نہیں دِکھاتے تھے۔ اِن کو کتاب کا ترجمہ کرنے کی اجازت ہی نہیں تھی۔

جیسے ہمارے پاس قرآن تقریباً دُنیا کی ہر معروف زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے تاکہ اللہ کا پیغام سب تک پہنچے۔ ہندو بھی گیتا کا ترجمہ نہیں کرتے۔ اسی طرح یہود کے علماء نے تورات کتاب کو عام لوگوں سے چھپا رکھا تھا۔

یہودی علماء لوگوں کو من گھڑت قصّے سُناتے اپنی مرضی کے فتوے دیتے۔ جب اللہ کے نبیؐ نے اللہ کا کلام کھول کھول کر لوگوں کو سُنایا تو یہود کو یہ ڈر تھا کہ اب زیادہ لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔ وہ اس طرح سے اللہ کے نبیؐ کے دُشمن بن گئے کہ باہر جا کر لوگوں میں غلط عقیدے پھیلاتے اور دین اسلام میں کجی ڈھونڈتے۔ دین اسلام کے بارے میں غلط قسم کی افواہیں پھیلاتے۔ مدینہ میں اوس اور خزرج کے لوگ یہود سے مرعوب تھے۔ آگے مسلمانوں سے کہا جا رہا ہے؛

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ مومنو! اگر تم اہلِ کتاب کے کسی فریق کا کہا مان لوگے تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں گے ﴿۱۰۰﴾ اور تم کیونکر کفر کروگے جبکہ تم کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اس کے پیغمبر موجود ہیں اور جس نے خدا (کی ہدایت کی رسی) کو مضبوط پکڑ لیا وہ سیدھے رستے لگ گیا ﴿۱۰۱﴾

مدینہ میں مشرکین یہود سے متاثر تھے۔ اللہ کے نبیؐ سادہ تھے اور سیدھی بات کرتے تھے۔ یہودی علماء بات کو بڑھا چڑھا کر قصّے گوئی کرتے۔ اوس و خزرج سیدھے لوگ تھے۔ ان کے پاس اتنا علم نہیں تھا۔ یہودی علماء کو ڈر تھا کہ اگر علم عام ہو گیا تو ہماری قدر نہیں رہے گی۔

اوس و خزرج ایک ہی دادا کی اولاد تھے۔ آپس میں دُشمنی تھی۔200 سال تک اِن کی جنگ چلتی رہی۔ ایک دوسرے کی جان کے پیاسے تھے۔ اسی بنا پر چھوٹی چھوٹی باتوں پر جنگ و جدال کا سلسلہ شروع ہو جاتا جو کئی کئی سالوں تک جاری رہتا اور اس میں کئی قیمتی جانیں ضائع ہو جاتیں۔شاید اِن اشعار میں ان ہی واقعات کی عکاسی ہے کہ

کبھی پانی پینے پلانے پہ جھگڑا - کبھی گھوڑا آگے دوڑانے پہ جھگڑا
یونہی ہوتی رہتی تھی تکرار ان میں - یونہی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں

نبی کریمؐ کے آنے سے وہ مسلمان ہو گئے۔ اسلامی بھائی چارہ پیدا ہو گیا اور اسلامی اخوّت کی وجہ سے جنگیں بند ہو گئیں۔

یہود کو یہ سب بہت بُرا لگا کیونکہ وہ ان کو سود دیتے تھے اور اپنے ہتھیار بیچتے۔ ایک تو یہود کا کاروبار بند ہو گیا اور دوسرا یہود کی عزّت بھی کم ہو گئی کیونکہ اب اوس و خزرج ان سے مشورے بھی نہیں لیتے تھے اور علم و عقل کی سب باتیں اللہ کے نبیؐ سے سیکھتے۔

ایک دفعہ سب مل جُل کر بیٹھے تھے کیونکہ آپس میں دوستیاں تھیں۔یہود کا ایک بوڑھا شخص شعث بن قیس وہاں سے گُزرا۔ وہ اوس و خزرج کا پیار دیکھ کر جل گیا۔اُس نے اوس و خزرج کی لڑائی کروانے کا فیصلہ کیا۔اُس نے پرانی باتیں شروع کر دیں۔ اور آپس میں دشمنی کو تازہ کر دیا قریب تھا کہ لڑائی ہو جاتی، اللہ کے نبیؐ کو پتا چلا تو انہوں نے وہاں آ کر صلح کروائی اور خطبہ دیا۔ پھر یہ آیات نازل ہوئیں۔

اللہ کے نبیؐ کی پُر درد آواز سُن کر اوس و خزرج کو ہوش آ گیا۔ وہ فوراً مان گئے۔ اور ایک دوسرے کو گلے لگا لیا۔

ہمارے سبق کا مین تھیم ہی یہی ہے 'آج کے مسلمان کے مسائل' ہم کیا کرتے ہیں؟

کیا ہم معاف کر دیتے ہیں؟ ہم دوسروں کی نقل تو نہیں کرتے۔ کیا دوسرے ہمیں آپس میں لڑوا تو نہیں رہے؟ غیر مسلم ہماری کتابوں کے ترجمے کر رہے ہیں۔ ہم سو رہے ہیں کھا پی رہے ہیں۔

' مومنو! اگر تم اہلِ کتاب کے کسی فریق کا کہا مان لوگے تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں گے '

ہمیں ہوش میں آنے کی ضرورت ہے۔ قرآن کا پہلا ترجمہ غیر مسلم نے کیا۔

وہ ہماری کتابوں سے سبق سیکھتے ہیں۔ وہ سائنسی اور اخلاقی باتیں قرآن سے سیکھتے ہیں۔ بہترین لیڈر شپ انہوں نے اللہ کے نبیؐ سے سیکھ لیں۔ ہم میں سے کتنے لوگ حدیثِ رسولؐ سے واقف ہیں۔

غیر مسلموں نے 35 سال لگا کر اللہ کے نبیؐ کی احادیث پر تحقیق کی اور اُن کی انڈیکس تیار کی۔

آج ہم دُنیا اور دین دونوں میں ناکام ہیں۔

زید بن حارثہؓ نے 17 دِن میں ہیبرو سیکھ لی تھی۔ ابو ہریرہؓ فارس سے آئے تھے، فارسی جانتے تھے۔

اللہ کے نبیؐ نے اُن سے فرمایا کہ مجھے بھی سکھاؤ۔

ہم اللہ کی راہ میں کس کس چیز کی قربانی دے سکتے ہیں؟ دین اسلام کے لئے کیا کچھ کر سکتے ہیں؟ تدبّر اور تفکّر کریں۔

یاد رکھیں کہ نہ کوئی زبان بُری ہے اور نہ ہی کوئی علم۔ آپ صرف یہ دیکھیں کہ دین اسلام کو میرے علم سے کیا فائدہ ہو گا۔ زبانیں سیکھیں علم حاصل کریں اور اُسے اچھے کاموں میں لگائیں۔

جب سے مسلمانوں نے علم حاصل کرنا چھوڑا ہے دُنیا میں ذلیل ورسوا ہو گئے ہیں ایک وقت تھا دوسرے ہم سے علم سیکھنے آتے تھے۔

آج پھر کچھ وقت تبدیل ہونا شروع ہو گیا ہے۔ لوگ دین اسلام سیکھ رہے ہیں۔ قرآن اور حدیثؐ کی طرف واپس آ رہے ہیں۔

آج کے مسلم نوجوان اِن شاء اللہ ضرور کچھ کرینگے۔ بوڑھی نسل اَب دعائیں کریں اور استغفار کریں کہ ہم نے اپنا حق ادا نہیں کیا۔

ہم نے اپنی نماز کی حفاظت کرنی ہے۔ اپنے اخلاق و کردار کو بہتر بنائیں۔ اپنے بچوں کو سِکھائیں کہ اپنی پسند کی چیز اللہ کی راہ میں لگائیں۔ اپنا وقت، قابلیت اور صلاحیت کو دین کی راہ میں گُزاریں۔ اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں لگا دیں۔ اللہ کو اپنا آپ پیش کریں۔

حدیثؐ کا خلاصہ ہے کہ صحت کی قدر کریں اس سے پہلے کہ کوئی بیماری آجائے۔ وقت کی قدر کریں۔

اللہ کے دین کو پھیلائیں۔

اپنا وقت اللہ کی راہ میں لگائیں۔ اپنی نیند کو قربان کریں۔

کِس قدر تُم پہ گراں صُبح کی بیداری ہے ! ہم سے کب پیار ہے ؟ ہاں نیند تُمھیں پیاری ہے

اللہ کے نبیؐ کی زندگی سے سبق سیکھیں۔

اگلی چیز ہمیں اپنی اولاد بہت پیاری ہوتی ہے۔ مریمؑ کی والدہ نے کیسے اپنی اولاد اللہ کی خدمت میں پیش کی۔ اپنی اولاد کی نیک تربیت کریں۔ اُن کا اللہ سے تعارف کروادیں۔ اپنے آپ سے یہ سوال ضرور کریں کہ میرے بچّے کا حساب کیسے ہو گا؟ اِس کا انجام کیا ہو گا؟

ایک وقت ایسا تھا کہ مسلمان مال کی محبت میں گُم تھے۔ دشمن اُن پر غالب آ گئے۔ مسلمانوں کا خلیفہ معتصم باللہ تھا۔ اُس کو دو تین دِن تک بھوکا پیاسا رکھا گیا۔ پھر اُس کے سامنے سونا اور زیور پلیٹ میں رکھ دیا گیا کہ تم یہی جمع کرتے تھے اب یہی کھاؤ۔ اگر کسی اچھی جگہ لگایا ہوتا تو ہم تم پر غالب نہ آتے۔

اگلی چیز ہے دوستی کی قربانی دینا۔ دوست آپ کے ساتھ وقت گزارتے ہیں۔ ہمارا بہت سارا وقت ضائع ہوتا ہے۔ بامقصد کام کریں۔ دین پر اکٹھے مل کر چلیں۔ علم اکٹھے حاصل کریں۔

اللہ کی خاطر کریں۔ اسلام کی محبت میں کام کریں۔ نیّت نیک رکھیں اور اپنے اندر خلوص پیدا کریں۔

سوچیں میں اللہ کے لئے کیا کروں؟ اپنے اندر خیر خواہی پیدا کریں۔

اللہ کے دین کو آگے پھیلائیں۔ اپنی صلاحتیں اور خوبیاں اللہ کی راہ میں لگائیں۔ مِل جُل کر کام کریں۔

لوگ نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں۔ جب تک ہمارا دِل اللہ کے دین میں نہیں لگتا ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ہم آج میڈیا پر کیا کچھ دیکھ رہے ہیں؟ کیا آج مسلمان اُمّت کو فکر ہے؟

اللہ کے نبیؑ رویا کرتے تھے۔ ہم اپنے اندر دین کا دَرد پیدا کریں۔

ہم نے صرف اللہ کی خاطر جینا اور مرنا ہے۔

اور تم کیونکر کفر کروگے جبکہ تم کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اس کے پیغمبر موجود ہیں اور جس نے خدا (کی ہدایت کی رسی) کو مضبوط پکڑ لیا وہ سیدھے رستے لگ گیا۔

ہمارے پاس قرآن اور رسول ﷺ کی سُنّت موجود ہے۔ جو مضبوطی سے اِن کو پکڑ لے تو وہ سیدھے راستے پر ہے۔

اِس کی تفسیر ہمارے اگلے سبق میں آئے گی۔ لیکن ہم یہ سیکھتے ہیں کہ آج فتنوں کے اِس دور میں قرآن اور حدیثؐ پر عمل کر کے ہی ہم کامیاب ہونگے۔ اس سے ہم نفس کے شر، شیطان کے شر اور معاشرے کی خرابیوں سے بھی محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اِردگرد کے ماحول سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اللہ کی پناہ میں سکون ہے۔ دین اسلام ہی محفوظ قلعہ ہے۔

اللہ سے دُعا ہے کہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین